احرام میں لازم ہونے والے کفارے کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی شخص نے احرام کی حالت میں کفارہ لازم ہونے پر ادا کرنے میں تاخیر کی ہو تو کیا تاخیر کی وجہ سے گناہگار ہوگا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احرام کے کفارہ لازم ہوتے ہی فوراً اس کی ادائیگی کرنا واجب نہیں ہوتی، بلکہ اس میں تاخیر کی بھی اجازت ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص حج و عمرہ کے مکمل ہونے کے بعد کفارات ادا کرے تب بھی وہ گنہگار بھی نہیں ہوگا اور اس تاخیر سے اُس کے دیگر ارکان پر بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ البتہ افضل یہ ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے کفارہ ادا کر کے اُسے اپنے ذمہ سے ساقط کردے۔

نیز یہاں اس بات کا خیال بھی ضروری ہے کہ دَم کی ادائیگی چونکہ حرم میں ہی ہونا ضروری ہے، حرم کے علاوہ کسی اور جگہ میں دم کی ادائیگی نہیں ہو سکتی، لہٰذا جس پر دم لازم ہوا اُسے چاہئے کہ وطن واپس ہونے سے پہلے پہلے دَم ادا کردے کیونکہ وطن واپسی کے بعد عین ممکن ہے کہ کسی کے ذریعے حرم میں دَم کی ادائیگی کی صورت نہ بن پائے۔ پھر بھی اگر بغیر دم ادا کیے وطن آگیا تو گنہگار نہیں اسے چاہیے کہ کسی کے ذریعے حرم میں دَم کی ادائیگی کروادے۔

لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: "(اعلم أن الکفارات کلھا واجبۃ علی التراخی) وانما الفور بالمسارعۃ الی الطاعۃ والمسابقۃ الی اسقاط الکفارۃ افضل، لأن فی تاخیر العبادات آفات (فلا یأثم بالتاخیر عن أول وقت الامکان ویکون مودیا لا قاضیا فی أی وقت ادیٰ) لما سبق من ان امرہ لیس محمولاً علی فورہ (وانما یتضیق علیہ الوجوب فی آخر عمرہ فی وقت یغلب علی ظنہ ان لو لم یؤدہ لفات فان لم یؤدہ فیہ فمات اثم ویجب علیہ الوصیۃ بالاداء... والافضل تعجیل اداء الکفارات" ترجمہ: جان لو کہ تمام کفارے علی التراخی واجب ہیں البتہ نیکی کے کاموں میں جلدی اور کفاروں کو ساقط کرنے میں سبقت کرنا افضل ہے کیونکہ عبادات کی تاخیر میں آفات ہیں، (لیکن چونکہ فوری ادائیگی واجب نہیں) لہٰذا ادائیگی پر قادر ہونے کے باوجود تاخیر کرنے پر گنہگار نہیں ہوگا، اور جس وقت بھی ادا

کرے گا، ادا کرنے والا ہی کہلائے گا، قضا کرنے والا نہیں کیونکہ یہ بات بیان ہو چکی ہے کہ کفارہ کی ادائیگی کا حکم فوری نہیں۔ البتہ عمر کے آخری حصے میں جب اسے ظن غالب ہو جائے کہ اگر اب اس نے ادا نہ کیا تو کفارہ ذمہ پر باقی رہ جائے گا تو ایسی صورت میں اسی وقت کفارہ ادا کرنے کا وجوب متوجہ ہو گا اور اگر اس نے ادا نہ کیا اور مر گیا تو گنہگار ہو گا اور کفارہ ادا کرنے کی وصیت کرنا اس پر واجب ہے۔ افضل یہ ہے کہ کفاروں کی ادائیگی میں جلدی کرے۔ (لباب المناسک مع شرحہ، باب فی جزاء الجنایات وکفاراتھا، صفحہ 542، مکۃ المکرمۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-2296

تاریخ اجراء: 09ذوالقعدۃ الحرام1446ھ/07مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net